تھوک دی میں نے یہ نظم

تھوک دی میں نے یہ نظم
لو چاٹ لو اسے
اپنی لمبی زبان سے
میں نے صبر کیا
اور تمہارا نام بدل دیا
میں نے آگ پھانک لی
اور تمہیں سمندر نہ سمجھا
میں نے اپنے خاکستری رنگ پر غرور کیا
اور تمہارے خون کی رنگت پر ہنسی
پی لیا میں نے اپنا آنسو
اور سوکھ گئی صحرا کی طرح
کاٹ لی میں نے رات
اور صبح کا انتظار نہ کیا
پھوڑ دیئے چراغ
اور جلا لئے ہاتھ اپنے
اُڑا دی اُن کی راکھ
ساتویں آسمان پر
جہاں سے کوئی پلٹ کر آنا نہیں چاہتا
سیپیوں سے موتی چُن کر
اُچھال دیئے میں نے سمندر میں
اور بھر لیں کانچ سے اپنی مٹھیاں
تم نے کبھی خالص خون کی رنگت دیکھی ہے؟
نہیں، یہ زخم نہیں
ڈھانپ دیا زخم کو
اور بھر دیا گھاؤ کو اپنے ہی گوشت سے
دان کر دیں اپنی آنکھیں
اور اپنے جسم کے ٹکڑوں سے
ایک اور انسان بنایا
اگر میں خُدا ہوتی
تو اس میں رُوح بھی پھونک دیتی!